روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱۳ | منگل ۱۲ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ' ۲۴- ہجرت ۷۳ ۱۳ ہش ' ۲۴- مئی ۱۹۹۴ء

اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کا طریق

حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔ تربیت میں یک جہتی پائی جاتی ہے اور ایک ہی مزاج کے ساتھ بچے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے اور ایک دوسرے کا ادب کرنے والے اور ایک دوسرے کی ضروریات کی طرف دھیان رکھنے والے اور اخلاق سے پیش آنے والے ماں باپ ہوتے ہیں ان کی اولاد بھی اپنے ماں باپ سے پیار کرنے والی بنتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نسبتاً بہتر تعلقات قائم کرتی ہے اور ایسی اولاد پھر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حُسنِ خُلق سے ہی قوموں پر غالب آیا جا سکتا ہے

آج کل دعوت الی اللہ کو پھل لگنے کی بہار کا موسم ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۱۳ مئی ۔ ۱۹۹۴ء میں بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۳ مئی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا ہے کہ حُسن خلق ہی قوموں کو زندہ رکھا کرتا ہے اور حُسن خلق سے ہی قوموں پر غالب آیا جاتا ہے۔ گھریلو اور تمدنی مسائل میں جماعت احمدیہ کو ایسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے کہ مسائل اٹھیں ہی نہ۔ اعلیٰ اخلاق کے سامنے تمام مسائل گھلتے رہتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہ ارشادات خطبہ میں فرمائے جو آج بیت الفضل لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضرت صاحب نے بعض جماعتی تقریبات کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اس ضمن میں آپ نے جن دینی تقاریب کا ذکر فرمایا وہ یہ ہیں۔ جماعت احمدیہ جاپان کی مجلس شوریٰ کا انعقاد۔ مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ امریکہ کا اجتماع اور جماعت احمدیہ ضلع ملتان کے واقفین نو کی تربیتی کلاس۔

جاپان کی جماعت کے اخلاص کا ذکر

حضرت صاحب نے جاپان کی جماعت کے ذکر میں فرمایا جماعت جاپان تعداد میں کم ہے مگر ان کے حوصلے بلند ہیں۔ اب تک یہ مسلسل استقلال سے نیکیوں سے چمٹنے کی نمایاں صفت کا اظہار کر رہے ہیں۔ بہت سے جاپان میں آکر پناہ لینے والے احمدی واپس جا چکے ہیں اس لحاظ سے جاپان میں جماعت کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے قربانیوں میں کمی نہیں آئی۔ خدا کرے کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا رہے اور جانے والوں کی کمی آنے والوں سے پوری ہو۔ بلکہ پہلے سے بڑھ کر ساری کمی پوری ہو۔ نئے آنے والوں کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا اس سے میری مراد دعوت الی اللہ کے نتیجے میں آنے والے ہیں۔ جاپان میں افراد جماعت دعوت الی اللہ میں مستعد ہیں چند دن قبل ہی جو ڈاک آئی ہے اس سے پتہ لگا ہے کہ اللہ کے فضل سے دعوت الی اللہ کو پھل لگے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ دور دعوت الی اللہ کے پھلوں کا زمانہ ہے آج دعوت الی اللہ کو اللہ کے فضل سے پھل لگ رہے ہیں امید ہے کہ جاپان بھی اس بہار سے حصہ لے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جاپان میں تعداد کے اعتبار سے جاپانی احمدی بہت کم ہیں۔ سالہا سال تک دعوت الی اللہ کا سلسلہ یہاں جاری رہا ہے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ یہاں کا ماحول ایسا ہے کہ روحانی قدروں کا کوئی تصور ہی نہیں۔ جب بعض مخلص غیر مربی لوگ یہاں پہنچے اور انہوں نے مربی کو تقویت دی تو وہ ماحول پیدا ہو گیا جو جو عمدگی سے پھل دکھا رہا ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی وہ رؤیا سنائی جس میں جاپان میں احمدیت پھیلنے کے حوالے سے آپ نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا پرندہ آپ نے پکڑا ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی کوئی والدہ صاحبہ اس پرندہ کو کچھ کھلانا چاہتی ہیں۔ مگر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں کہ ابھی اسے کچھ نہ کھلاؤ۔ ابھی یہ اتنا کمزور ہے کہ کچھ بھی برداشت نہ کر سکے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس خواب سے یہ مراد ہے کہ جاپانی قوم دین کے لحاظ سے اتنی کمزور ہے کہ ابھی اس میں دین کو ہضم کرنے کی طاقت نہیں۔ اسے آہستہ آہستہ کھلاؤ یہ ہضم کر سکے۔ لہٰذا جماعت جاپان کو اس معاملے میں صبر اور حوصلے سے کام لینا ہو گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج جو آیات (النساء ۳۷-۳۸) تلاوت کی گئی ہیں ان میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو۔ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اقرباء کے ساتھ بھی اور یتیموں مسکینوں کے ساتھ بھی۔ اور وہ پڑوسی رشتہ دار جو قریب میں رہتے ہوں اور وہ بھی جو رشتہ دار نہ ہوں اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں سے اور مسافروں سے اور جن پر تمہارے ہاتھوں کو غلبہ دیا گیا ہے سب سے حسن سلوک کرو اور یاد رکھو کہ اللہ تکبر کرنے والے اور اترانے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو بخل سے کام لیتے اور بخل کا حکم کرتے ہیں ان کو بھی اور جو اللہ کے افضال لوگوں سے اس لئے چھپاتے ہیں کہ کوئی مانگ نہ بیٹھے ان کو بھی اللہ پسند نہیں کرتا۔ اور کافروں کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا ان آیات میں اللہ کی عبادت کرنے والوں اور شرک نہ کرنے والوں کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ پہلی علامت یہ ہے کہ والدین سے

باقی صفحہ ۳ پر

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ مکرم و محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مجاہد انگلستان، ہالینڈ و انڈونیشیا کو مورخہ ۱۶- مئی ۱۹۹۴ء بعد دوپہر لندن کے احمدیہ قبرستان کے مقبرہ موصیان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبل ازیں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن کے احاطہ میں نماز ظہر سے قبل آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت نے غیر معمولی کثرت سے شمولیت کی۔ جنازہ کے بعد حضرت صاحب نے محترم حافظ صاحب کی پیشانی پر دایاں دست مبارک رکھا اور زیر لب دعاؤں سے نوازا۔ بعد ازاں جنازہ احمدیہ قبرستان بروک وڈ لے جایا گیا جہاں پر مقبرہ موصیان میں حضرت بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی دائیں جانب آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے محترم حافظ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم نور حسین عامر صاحب ایچ ایم سی ٹیکسلا آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ٹسٹ اور ایکسرے لینے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ سر میں رسولی ہے۔ جس نے آنکھوں کی رگوں پر دباؤ ڈالا ہے۔ جس سے ایک آنکھ کی بینائی تو بالکل ختم ہو گئی ہے۔ دوسری آنکھ سے کچھ معمولی سا نظر آتا ہے۔ ڈاکٹروں نے رسولی کا اپریشن تجویز کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ عزیزہ اسماء سحر بنت مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ عرصہ ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے صحت یابی نہیں ہو رہی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۴ ہجرت ۱۳۷۳ ھش
۲۴- مئی ۱۹۹۴ء

قربانی - اطاعت

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت ابتدا ہی سے قربانیوں میں پیش پیش ہے۔ جب بھی ضرورت پڑی ہے اور جتنی بھی ضرورت پڑی ہے رقم مہیا ہو گئی ہے۔ رقم کے مہیا ہونے کے نہایت ایمان افروز واقعات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حینِ حیات میں بھی تھے اور انہی کے تسلسل میں بعد میں نہایت ایمان افروز واقعات سامنے آئے۔ امام جماعت نے ایک رقم مانگی اور آن کی آن میں وہ رقم مہیا ہو گئی۔ اور اگر ایسی قربانی کو تسلسل ملا تو دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی۔

عام طور پر دنیا میں خیال کیا جاتا ہے کہ قربانی مردوں ہی سے لی جاتی ہے لیکن ہماری جماعت کی عجیب شان ہے کہ امام کی آواز پر نہ صرف مرد قربانی کرنے میں بلکہ خواتین اور بچے بھی قربانی میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ میں بھی بعض "بیوت الحمد" خواتین کے چندوں سے بنیں۔ اپنے اپنے ملک میں احمدی خواتین نے قابل قدر قربانیاں کی ہیں۔ انہوں نے اپنی سب سے عزیز متاع۔ جائیداد کی صورت میں زیور بھی اتار اتار کر دے دئے۔ جوں جوں جماعت ترقی کرتی گئی۔ اور روپے کی ضرورت بڑھتی گئی جماعت نے قدم آگے ہی آگے رکھا۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا اور اہم عنصر حضرت امام جماعت کی اطاعت ہے۔ جماعت کی اب فطرت ثانیہ حضرت امام کی اطاعت ہے۔ دنیا حیران ہوتی ہے کہ تھوڑی سی جماعت اور اتنے بڑے بڑے کام۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل نے جماعت کو ایک ایسی راہ پر ڈال دیا ہے۔ جہاں قربانی کی جاتی ہے گی اور بڑے سے بڑے کام ہوتے رہیں گے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ باقی سب باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اطاعت امام کو اپنی زندگی کا اہم جزو بنالیں۔ اُدھر سے آواز آئے اور اِدھر سے بھرپور عمل کا مظاہرہ ہو۔

اے خدا تو ہم سب کو توفیق عطا فرما۔ مردوں کو اور عورتوں کو اور بچوں کو بڑوں کو اور چھوٹوں کو۔ بظاہر امراء کہلانے والوں کو اور بظاہر غریب نظر آنے والوں کو۔ سب کو توفیق عطا فرما کہ ہم حضرت امام کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور اس طرح بڑے بڑے کام کر کے دنیا کو اپنے اعلیٰ کردار کا نمونہ دکھائیں' اور سب لوگوں کو دعوت الی اللہ کے ذریعہ خدا کے آستانہ پر لا جھکائیں۔

حضرتِ طاہر کی ہر آواز پر لبیک ہے
ہے یہی سازِ حیاتِ نو' یہی ہے دل کی لَے
جس قدر رفتار ان کی تیز ہوتی جائیگی
اُس قدر سرعت سے ہونگی منزلیں بھی اپنی طے

ابوالاقبال

پروردۂ تخیلِ زندان و دار ہے
دل ہے کہ ہر فریب پہ جاں سے نثار ہے

آنسو ٹپک پڑے تو دلِ مُردہ جی اٹھا
شبنم کی آگ وجہِ فروغِ بہار ہے

مانا کہ تیرے ہاتھ میں ہے اقتدار آج
لیکن اِس اقتدار کا کیا اعتبار ہے

شانہ بہ شانہ وقت چلا ہے کسی کے ساتھ
تم کون ہو کہ تم کو یہی انتظار ہے

سونپا ہے جس نے آپ کو اپنے پہ اختیار
سارے جہاں سے بڑھ کے وہ بااختیار ہے

ان کے نقوشِ پا ہی تو منزل کی ہیں دلیل
ان کے نقوشِ پا ہی پہ دار و مدار ہے

ہے اُن کا ذکر سانس کے رشتے سے منسلک
اُن کے خیال ہی پہ مرا انحصار ہے

رہنے بھی دو نسیمؔ کی خوابیدگی کا حال
مَیں اس کو جانتا ہوں وہ شب زندہ دار ہے

نسیم سیفی

دوسروں کیلئے دعا کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے

دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا (جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ الرعد-۱۸) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ستارہ مظفر

حضرت یوسف علیہ السلام

ستارہ مظفر صاحبہ اپنی کتاب حضرت یوسف میں مزید لکھتی ہیں:۔

خوابوں کی تعبیر بتاتے ہوئے آپ نے اس شخص کو جس کے متعلق آپ نے سمجھا تھا کہ وہ آزاد ہو جائے گا۔ کہا۔ کہ اپنے آقا کے پاس میرا بھی ذکر کرنا کہ فلاں شخص کو بلاوجہ قید میں ڈالا ہوا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے آپ کا یہ مطلب ہو کہ میری یہ دعوت و تعلیم یاد رکھنا اور کسی مناسب موقعہ پر بادشاہ کو خدائے واحد کی تعلیم پہنچا دینا۔ اور یہ بھی کہ اس طرح ایک شخص ہمیں بہترین دلائل کے ساتھ دین حق کی طرف بلاتا ہے۔

اس شخص کو اپنے بادشاہ سے یوسفؑ کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا یعنی اپنے شیطانی کاموں یعنی شراب پلانے میں پڑ کر یوسفؑ کی صحبت کا نیک اثر جاتا رہا اور آپ کا خیال اسے نہ آیا اور بادشاہ کے پاس ذکر نہ کر سکا۔ اور اس کی غفلت کی وجہ سے آپ کئی سال تک مزید قید میں پڑے رہے۔ (کیونکہ یہ کتاب بچوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے آپ بچوں سے خطاب کرتی ہیں)

پیارے بچو! اس زمانے میں مصر کے مقامی بادشاہوں کو فرعون مصر کہا جاتا تھا اسی عہد کے بادشاہ کا نام عرب مورخ ریان بتاتے ہیں۔

ایک دن اس بادشاہ کو ایک خواب بہت ہیبت کے ساتھ دکھائی دی کہ اس کا نقشہ اس کے دل پر اثر کر گیا۔ وہ اسے سچا سمجھنے پر مجبور ہوا تاکہ اس کے بدنتائج سے بچنے کی کوشش کرے۔ اگر خواب اس شان کی نہ ہوتی تو ممکن تھا وہ درباریوں سے اس کا ذکر نہ کرتا۔

بادشاہ نے اپنے درباریوں سے کہا میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھی ہیں جو سات دبلی گائیوں کو کھا رہی ہیں۔ اور سات تروتازہ اور سبز بالیں دیکھی ہیں اور چند بالیں (گندم کے خوشے) اور بھی جو خشک ہیں۔

اور درباریوں سے کہا مجھے اس کی صحیح تعبیر بتاؤ۔ مگر درباریوں نے کہا یہ تو منتشر سا خواب ہے۔ جس کی تعبیر نہیں کی جاسکتی۔

اس وقت اس قیدی کو جس نے رہائی پائی تھی یعنی ساقی کو اپنا ساتھی کا خواب یاد آیا۔ کہ وہ بھی بظاہر منتشر اور پریشان خوابیں معلوم ہوتی تھیں۔ لیکن حضرت یوسفؑ نے ان کی معقول تعبیر کی اور وہ تعبیر اس طرح سچی ثابت ہو گئی تھی ممکن ہے وہ اس خواب کی بھی تعبیر کر سکیں۔ اور امراء دربار سے اجازت چاہی کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس خواب کی تعبیر پوچھ کر آتا ہوں۔

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۱

احسان کا سلوک کیا جائے۔ اللہ کے بعد والدین ہی کا ذکر ضروری تھا اگرچہ ماں باپ پیدا کرنے والے ہیں مگر احسان اللہ ہی کا ہے۔ بعض بچے مغرب کے ممالک اور مشرق میں بھی والدین کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ کا ہم پر کیا احسان ہے آپ نے اپنے مقصد کی خاطر شادی کی۔ ہم نے تو پیدا ہونا ہی تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا امر واقعہ یہ ہے کہ والدین بچوں کو احسان کی خاطر پیدا نہیں کرتے اللہ احسان کی خاطر پیدا کرتا ہے اس کی وجہ ہے کہ ماں باپ مستغنی نہیں ہیں اللہ ہے جو تمام مخلوق سے مستغنی ہے اللہ اگر انسان کو یکسر مٹادے پھر بھی وہ مستغنی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کا احسان تو اتارا نہیں جاسکتا اللہ نے فرمایا ہاں تم ماں باپ کا احسان اتارنے کی کوشش کرو۔ اس لئے والدین سے حسن سلوک کرو۔ حضرت صاحب نے فرمایا مغرب میں اعلیٰ قدریں بالکل ختم ہو چکی ہیں جب کہ مشرق میں یہ قدریں بہت حد تک باقی ہیں۔ یہ مسائل جماعت احمدیہ کے سامنے بھی آتے رہتے ہیں۔ ان مسائل کے حل میں توازن قائم رکھنا ضروری ہے۔

توازن کی ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ماں باپ کے احسان کا خیال کر کے بعض اوقات ماں باپ کے سامنے بعض لوگ اتنے جھک جاتے ہیں کہ بیوی بچوں کو بھی فراموش کر دیتے ہیں۔ اللہ نے بے شک احسان فرمایا ہے لیکن اس احسان کے نتیجے میں کسی سے ناانصافی نہیں ہونی چاہئے۔ کوئی احسان ناانصافی کی بنیاد پر قائم نہیں ہو سکتا۔ احسان اور عدل کا تعلق اللہ نے خود قائم کیا ہے جب فرمایا کہ اللہ حکم دیتا ہے عدل کا اور احسان کا اور ایتاء ذی القربیٰ کا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک نو احمدی خاتون نے مجھے خط لکھا ہے کہ میری احمدیت میرے والدین پر اتنی شاق ہے کہ لگتا ہے کہ میں ماں باپ سے ناانصافی تو نہیں کر رہی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ان کو میں نے تفصیل سے جواب بھجوا دیا ہے کہ اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کے مقابل پر شریک نہ ٹھہراؤ۔ جو کرو اللہ کی خاطر کرو سب سے پہلے اللہ کو یاد رکھو۔ اس کے بعد والدین سے حسن سلوک کی ہدایت آئی ہے۔ خدا سے بے وفائی کر کے ماں کو راضی کرنے کا حکم نہیں ہے۔ دوسری طرف یہ بھی حکم ہے کہ ماں باپ زیادتی کریں تو اف نہ کریں۔ وہ طعنے دیں سخت کلامی کریں ان کے آگے نہ بولیں۔ لیکن کسی کی حق تلفی کی اجازت نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ صورت حال ایک باریک توازن قائم رکھنے کا تقاضا کرتی ہے جو بڑا مشکل کام ہے۔

اعلیٰ اخلاق ہی کامیابی کی ضمانت ہیں

حضرت صاحب نے ایک نہایت اہم اصول بیان فرمایا آپ نے فرمایا جہاں اعلیٰ اخلاق ہوں وہاں بداخلاقی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوشش کریں کہ جماعت کے بنیادی اخلاق درست ہوں۔ معاشرتی امور میں باہمی لین دین کے مسائل میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو۔ بنیادی طور پر حسن خلق قوموں کو زندہ کیا کرتا ہے۔ حسن خلق ہی سے قوموں پر غالب آیا جاتا ہے۔ دلائل اور نصائح سے دل نہیں جیتے جاتے اس سے تو بعض اوقات فساد بڑھتے ہیں۔ تمام دنیا کی فتح حسن خلق پر مبنی ہے۔ اس لئے گھریلو مسائل ہوں یا ملکی اور تمدنی مسائل جماعت کو ایسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے جس سے مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔ اعلیٰ اخلاق کے سامنے ہر قسم کے مسائل گھلتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ نے مختلف احادیث سے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نہایت پاکیزہ نمونے پیش فرمائے۔ ان میں بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیلؑ نے ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کی یہاں تک کہ مجھے خیال آیا کہ کہیں پڑوسی کو وارث ہی نہ بنا دے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یورپ میں انگلستان کے علاقہ میں خصوصاً ہمسایوں سے تعلق رکھنے کی عادت ہی نہیں بلکہ کسی قدر دخل در معقولات سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی معمولی سا تحفہ ہمسایوں کو پیش کیا جائے تو اس سے کوئی بھی انکار نہ کرے گا حضرت صاحب نے بتایا کہ کس طرح ایک احمدی نے محض کھانے کی معمولی مقدار تحفہ میں دے کر ہمسایے کی محبت حاصل کر لی اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

انفرادی اور ملکی مسائل کا حل نصیحت

ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا انسانوں کے لئے اس سے بڑی نصیحت ممکن نہیں اس میں تمام انسانی مصالح بیان کر دیئے گئے ہیں۔ تمام انفرادی یا ملکی اور تمدنی مسائل کا حل اس میں داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ وہ نصیحت ہے جسے اپنانے اور گہری نظر سے دیکھنے کے بعد معاشرہ کو جنت نشان بنایا جاسکتا ہے۔ تمام حسن خلق کا راز اس نصیحت میں ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے غریبوں کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا ذکر فرمایا حضرت امام جماعت نے فرمایا کہ وہ نیکی جو بیزاری سے اور زبردستی سے کی جائے وہ نیکی نہیں ہوتی۔ ایسی نیکی زندہ نہیں رہتی۔ نیکیاں اس وقت تک پھل نہیں لاتیں جب تک دل کا جزو نہ بن جائیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمایا کہ شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یورپ میں اور پاکستان میں بھی یہ عمومی تصور ہی نہیں کہ اپنے تعلقات کے دائرے سے باہر ہٹ کر کسی کو دعوت پر بلایا جائے۔ بڑے بڑے امراء کی تو دعوتیں ایسی بلند سطح پر ہوتی ہیں کہ غریب کو تو وہاں پر جا کر شکل دکھانے کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔ امیروں کی دعوت میں غریبوں کو نہیں بلایا جاتا اور غریبوں کی دعوت میں امیر نہیں جاتے۔ اسی لئے اس حدیث کے آخر میں ایک اور نہایت اہم نصیحت یہ کی گئی ہے کہ جو شادی کی دعوت قبول نہ کرے وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے اگر کوئی غریب کسی امیر آدمی کو اپنی دعوت پر بلائے تو اس کے ہاں جانے سے انکار کرنا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے۔

اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک غریب صحابیؓ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور دلداری کا دلوں کو موہ لینے والا واقعہ بیان فرمایا۔ یہ صحابیؓ جو شکل سے بدصورت تھے اور بے حد غریب تھے ایک دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار میں اس صحابیؓ کو آنکھوں پر پشت پر سے آکر ہاتھ رکھ دیا اور محبت سے فرمایا میں ایک غلام بیچنا چاہتا ہوں کوئی ہے جو اسے خریدے اس صحابیؓ نے عاجزی سے کہا یا رسول اللہ کون ہے جو مجھے خریدے گا۔ حضرت رسول اکرم نے فرمایا آسمان کا خدا تمہارا خریدار ہے۔ اس دنیا کو تمہاری قدر کیا معلوم؟

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا یہ طریق ہے جس سے بندوں سے خدائی ملتی ہے۔ اس طرح سے بندوں کے دل جیتے جاتے ہیں اگر آپ ایسا ہونے کی کوشش کریں تو آپ تو کیا آپ کے غلاموں کا بھی خدا خریدار ہو گا۔ تمام دلوں پر آپ حکومت کریں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

سید ظہور احمد شاہ

ماحولیاتی آلودگی

فی زمانہ پاکستانیوں کو جہاں بے کاری غربت بھوک بیماری وغیرہ سے نبرد آزما ہونا پڑ رہا ہے وہاں ماحولیاتی آلودگی کے مسئلہ نے بھی ایک گھمبیر صورت حال پیدا کر دی ہے۔ لیکن اس مسئلہ کے متعلق لوگوں میں ابھی تک پورا شعور پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اخبارات و رسائل نے اس مسئلہ کو وہ اہمیت دی ہے جس کا یہ مستحق ہے نتیجہ یہ ہے کہ ماحولیاتی آلودگی دن بدن بڑھ رہی ہے جس سے تمام پاکستانیوں کی صحت اور زندگی خطرے میں رہتی ہے۔ اور بیماریاں دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور اگر اس آلودگی کی بڑھتی ہوئی شرح پر کنٹرول نہ کیا گیا تو خطرہ ہے کہ اس کے نتائج انتہائی خوفناک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق پبلک میں شعور پیدا کیا جائے تاکہ وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ہوا کی آلودگی ہمارے ملک میں آبادی کے اضافے کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ میں بھی اسی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ہر روز اس بڑھتی ہوئی ٹرانسپورٹ مثلاً ہوائی جہاز' بسیں' کاریں' رکشے اور دیگر مشینری فضاء میں زہر گھول رہے ہیں۔ اسی طرح مختلف قسم کی صنعتیں مثلاً سٹیل ملز کھاد کی فیکٹریاں چمڑے کے کارخانے اور کاٹن ملز ہوائی آلودگی میں اضافہ کر رہی ہیں ان ٹریفک گاڑیوں اور صنعتی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں فضا میں تحلیل ہو کر پھیل جاتا ہے۔ اس دھوئیں میں صحت کے لئے سلفر ڈائی آکسائڈ' کاربن ڈائی آکسائڈ' کاربن مانو آکسائڈ جیسی خطرناک گیسیں شامل ہوتی ہیں ہم جب سانس لیتے ہیں تو یہ گیسیں بھی ہمارے نظام سانس میں شامل ہو جاتی ہیں اور سرطان اور گلے کی بیماریوں کا موجب بنتی ہیں۔ دھوئیں میں موجود سیسے سے سر درد جوڑوں کا درد' اور پیٹ کی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔

پانی کی آلودگی ہمارے ملک میں ہوا کی آلودگی کی طرح پانی کی آلودگی بھی عام ہے۔ سڑک پر گزرتے ہوئے آپ نے کئی فیکٹریوں کے ارد گرد جمع شدہ پانی کے جوہڑ دیکھے ہوں گے جن سے سخت بدبو آتی ہے۔

یہ پانی کپڑے' کیمیکل' کھاد' کاغذ' چینی' چمڑے وغیرہ صنعتی اداروں کا ہوتا ہے جو بعض اوقات قریبی نالے نہر یا دریا میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اس گندے پانی سے بقیہ پانی میں آکسیجن کی مقدار کم ہو جاتی ہے جو آبی جانوروں اور آبی پودوں کی بقا کے لئے از حد ضروری ہے اور جوں جوں اس کی مقدار کسی پانی میں بڑھتی ہے اسی نسبت سے آبی جانوروں مثلاً مچھلی وغیرہ اور آبی پودوں کے لئے زندہ رہنا مشکل بنتا چلا جاتا ہے۔ مچھلیاں مر جاتی ہیں اور انسان کے لئے ایک بہترین ذریعہ خوراک کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ملیں اور فیکٹریاں جو گندہ پانی اپنے ارد گرد کے علاقے میں پھیلاتی ہیں وہ زمین میں آہستہ آہستہ جذب ہوتا رہتا ہے اور زیر زمین صاف پانی کو گندہ اور صحت کے لئے مضر بنا دیتا ہے اور اس کی کم مقدار پینے سے بھی کینسر' پھیپھڑے' اور معدے کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ اور ہمارے ملک میں دیہات میں اکثر آبادی چونکہ اسی قسم کا پانی پینے پر مجبور ہے اس لئے اس کی طرف توجہ نہ دینا انتہائی خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

زمین کی آلودگی ہمارے ملک میں دیہات میں سارے مویشیوں کا بول و براز گھروں میں یا گھروں کے نزدیک ہی جمع رہتا ہے۔ جس میں ہر قسم کے جراثیم اور مکھی مچھر پلتے رہتے ہیں اور بیماریاں پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ چھوٹے قصبات کی تو بات ہی چھوڑیئے بڑے شہروں میں بھی لوگ شہریت کے اصولوں کی ناواقفیت کی بنا پر اپنا کوڑا کرکٹ اپنے مکانوں کے آگے ہی پھینکتے رہتے ہیں۔ جو کہ کئی کئی دن پڑا رہتا ہے اور کبھی کبھار مونسپل کمیٹی یا کارپوریشن کی گاڑیاں اس کو اٹھاتی ہیں۔ اور کئی چھوٹے شہروں میں تو یہ انتظام بھی نہیں ہے اور یہ گھروں کے ارد گرد ہی جمع ہوتا رہتا ہے۔ قربانی کے دنوں میں جگہ جگہ اوجڑیاں اور انتڑیاں پھینک دی جاتی ہیں جن سے تعفن اور بدبو کے علاوہ بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔ ذبح خانوں کے علاوہ بھی لوگ بلا تکلف جانور سارا سال ذبح کر کے ان کے بقیہ جات جگہ جگہ پھیلاتے رہتے ہیں کسی شہر میں رفع حاجت کے لئے کسی قسم کا انتظام نہیں ہوتا اس لئے لوگ عام رفع حاجت کے لئے جہاں جگہ ملے اس سے فارغ ہوتے ہیں اور کونوں کھدروں میں پیشاب کرنا تو شائد کوئی بھی برا نہیں سمجھتا ان سب باتوں سے ہوا میں تعفن پھیلتا ہے اور ایسی جگہوں پر مکھیوں کے ڈھیر پڑے ہوتے ہیں اور کون نہیں جانتا کہ یہی مکھیاں پھر آپ کے لئے بیماریاں تھوک کے حساب سے پھیلانے کا موجب ہوتی ہیں۔ بڑے شہروں میں گندے پانی کو سبزیات کی آب پاشی کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے جس سے اس پانی میں حل شدہ زہریں اور جراثیم بھی ان سبزیوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ سبزیاں بڑی خوش نما ہوتی ہیں لیکن در حقیقت اس پانی کے استعمال سے بیماریوں کا گھر ہوتی ہیں۔ سبزیوں اور فصلوں پر کیڑوں اور بیماریوں کے حملہ کو روکنے کے لئے زرعی ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کہنے کو یہ زرعی ادویات ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں یہ زہریں ہوتی ہیں اور ان کا کوئی نہ کوئی حصہ سبزیوں پر باقی رہ جاتا ہے اس لئے ان سبزیوں کو بھی آلودہ ہی کہنا چاہئے اور ان کا ستعمال بھی خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ ان میں اس زہر کی مقدار بہت کم ہوتی ہے اس لئے اس کا اثر فوری کی بجائے دیر سے ہوتا ہے۔ اور ان زہروں کی کافی مقدار زمین کے ساتھ بھی شامل ہو جاتی ہے اور پھر زیر زمین پانی کے ساتھ مل جاتی ہے اور اس پانی کو آلودہ کر دیتی ہے۔

ٹھوس ضائع شدہ مواد کی آلودگی

گھروں' بوتلوں' ریستورانوں اور فیکٹریوں اور ملوں ہسپتالوں وغیرہ سے بچا کھچا مواد اور کوڑا کرکٹ آبادیوں کے اندر پھینک دیا جاتا ہے اور پھر اس سے نجات پانے کے لئے آسان طریقہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کو آگ لگا دی جائے۔ اس کے علاوہ آج کل ربڑ کے ٹائر جلا کر اس سے گرمی حاصل کرنے کا رجحان عام ہے۔ گرم حماموں میں لکڑی مہنگی ہونے کی وجہ سے سائیکل موٹر سائیکل اور دوسری گاڑیوں کے ٹائر کاٹ کر جلائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ نائلون کی جوتیاں اور پلاسٹک وغیرہ کا دیگر سامان بھی جلایا جاتا ہے۔ پلاسٹک کے لفافوں سے بھی نجات کا یہ بہترین طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ان تمام اشیاء کے جلانے سے جو دھواں نکلتا ہے وہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے ہوا اور فضا میں آلودگی کا تناسب بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس دھوئیں میں کاربن ڈائی آکسائڈ اور کاربن مونو آکسائڈ کا تناسب بہت زیادہ ہوتا ہے جو کہ انسانی صحت کے لئے انتہائی خطرناک گیسیں ہیں جو لوگ سگریٹ نہیں پیتے ان کو مجبوراً سگریٹ نوشوں سے بھی زیادہ خطرناک دھواں اپنے اندر داخل کرنا پڑتا ہے اور انہیں وہی نتائج بھگتنے پڑتے ہیں جو ایک سگریٹ نوش کے لئے مقدر ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے فضائی آلودگی نے تمام قوم کو سگریٹ نوش بنا دیا ہے۔ بلکہ اس کا نقصان سگریٹ نوشی سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اگر کوئی سمجھے تو! اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۶۰ء میں فضا میں کاربن ڈائی آکسائڈ کا اخراج دو بلین میٹرک ٹن تھا۔ اس وقت یہ اخراج چھ بلین میٹرک ٹن تک پہنچ چکا ہے۔

ماحول میں آلودگی کا ایک سبب آبادی میں اضافہ بھی ہے۔ دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی نے جہاں دیگر سنگین مسائل کو جنم دیا ہے وہاں یہ ماحول کی آلودگی کا بھی سبب بن رہی ہے۔ اور ہمارا ملک اس دوڑ میں سب سے آگے ہے۔ اس لئے ماحولیاتی آلودگی کے سلسلے میں بھی اس کا نمبر باقی ملکوں سے بڑھ کر ہے۔

ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ اس مسئلہ کو کماحقہ اہمیت دی جائے اور عام پبلک کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے کہ یہ کسی ایک آدمی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک قومی مسئلہ ہے جس پر قومی سطح پر سوچ بچار کیا جانا چاہئے اور جس میں ساری قوم کا حصہ لینا از بس ضروری ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدا تعالیٰ تو ایک پاک تبدیلی کو چاہتا ہے۔ بعض اوقات انسان کو تکبر نسب بھی نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے۔ اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں اس سے نجات پالونگا۔ جو بالکل خیال خام ہے۔ کبیر کہتا ہے کہ اچھا ہوا کہ ہم نے چماروں کے گھر جنم لیا۔ کبیر اچھا ہوا ہم نیچے بھلے سب کو کریں سلام۔ خدا تعالیٰ وفاداری اور صدق سے پیار کرتا ہے اور اعمال صالحہ کو چاہتا ہے لاف و گزاف اسے راضی نہیں کر سکتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کردستان کی عورتیں

کردستان' شمال میں کو آرارات سے جنوب میں دریائے دیالہ تک اور مشرق میں ۲۸ درجے سے مغرب میں کاراسو تک پھیلا ہوا ہے کرد قوم پرستوں کے مطابق عراق' ایران اور ترکی میں ان کی مجموعی آبادی ایک کروڑ ہے۔ وہ اس تعداد میں ایران کے لر اور بختیاری قبائل کو بھی شامل کرتے ہیں' جبکہ خود یہ قبائل اپنے آپ کو کرد نہیں کہتے۔ ان کی آبادی کے بڑے حصے ایران' عراق اور ترکی میں ہیں۔ دو لاکھ پچاس ہزار کرد شام میں اور چند ہزار سویت آرمینیا میں بھی رہتے ہیں۔ اس علاقے میں ۲۰۰۰ ق م سے آباد ہیں اور ایرانی زبان بولتے ہیں۔ کردستان کے شمالی علاقے کی بولی الگ ہے اور جنوبی علاقے کی الگ۔ ان کی اکثریت سنی مسلمان ہے اور امام شافعی کی مقلد! چند قبائل شیعہ ہیں۔ ان میں ایک گروہ یزیدی بھی کہلاتا ہے۔ یہ لوگ موصل کے علاقے میں آباد ہیں۔ کردی زبان بولتے ہیں مگر خود کو کرد نہیں کہتے۔ دوسرا گروہ اہل حق کہلاتا ہے۔

کردستان کی آب و ہوا بڑی معتدل اور خوشگوار ہے۔ جن علاقوں میں گرمی پڑے۔ بڑی شدید پڑتی ہے اور جہاں سردی پڑے وہ بھی بڑی شدید ہوتی ہے۔ کوہستان کی وادیوں اور گھاٹیوں میں بہتی ہوئی ندیوں کے کنارے پھلوں' خصوصاً انگور کے باغات دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس علاقہ میں چھ ماہ بڑی بارش ہوتی ہے "روندوز" کردستان کا حسین و جمیل مقام ہے جس کے سرد پانی کے چشمے گنگناتی پہاڑیاں' ندیاں' نالے اور گھاٹیاں ایسا حسین منظر پیش کرتی ہیں۔ جس کی نظیر روئے زمین پر کہیں نہیں ملتی۔

کردوں کا قومی لباس بڑی بڑی گیردار شلواروں' بکری کے بالوں سے بنے ہوئے ڈھیلے ڈھالے کرتوں اور کمر میں باندھنے والے بھاری بھرکم بل کھاتے ہوئے پٹکوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ کرد قبائل کے لوگ پاؤں میں چرمی جوتے اور سر پر بھاری بھرکم پگڑی باندھتے ہیں۔

کردوں میں بعض خصوصیات نمایاں ہیں۔ مثلاً ہر کرد بڑا ہی حریت پسند ہوتا ہے اور اپنے جذبہ حریت کے تحت ہمیشہ شمشیر بکف رہتا ہے۔ کرد بچوں کو ابتدا ہی سے فن سپاہ گری کی تربیت دی جاتی ہے۔ ان کے بچے بچپن ہی سے بندوق چلانا سیکھ لیتے ہیں۔

کردستان میں بہار کا موسم بہت زیادہ خوشگوار ہوتا ہے۔ اس موسم میں کردستان کی ندیوں اور دلدلوں میں مرغابیاں' بگلے اور دوسرے آبی پرندے نہاتے تیرتے اور جشن بہاراں مناتے ہیں۔ جنگلی جانور لومڑیاں اور نیولے اپنے بھٹوں اور بلوں سے نکل آتے ہیں اور کرد شکاریوں کے گروہ ان کی کھال اور سمور حاصل کرنے کی خاطر پھندے لئے ان کے تعاقب میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اس موسم میں چرواہے اپنی بھیڑ بکریوں کو غاروں سے باہر نکال کر وادیوں اور گھاٹیوں میں کھلا چھوڑ دیتے ہیں اور وہ گروہ در گروہ چرتی پھرتی ہیں۔

کردستان کے بچے بچپن ہی سے پھندے میں جانور پکڑنے کا فن سیکھ لیتے ہیں۔ جو بھیڑ بکریوں کے چرواہے ہوتے ہیں۔ اپنی بھیڑ بکریوں کو ہانکتے نہیں ہیں بلکہ ان کے آگے آگے چلتے ہیں اور بھیڑ بکریاں نہایت اطاعت گذاری کرتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چلتی رہتی ہیں۔ چرواہے بچوں کے ساتھ پالتو کتے بھی ہوتے ہیں۔ لمبے لمبے بالوں والے بڑے بڑے کتے بھیڑیوں کی آمد پر چرواہے لڑکے کے اشارے پر بھیڑوں کی مکمل حفاظت کرتے ہیں اور کسی بھیڑیے کو ان کے قریب پھٹکنے نہیں دیتے۔

بھیڑ بکریاں جن وادیوں اور گھاٹیوں میں چرتی پھرتی ہیں۔ ان کی بڑی بڑی چٹانوں اور گھنے جنگلات میں چیتے' بھیڑیے اور شیر وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔ چرواہا لڑکا خطرہ محسوس کرے تو ایک مخصوص انداز میں سیٹی بجاتا ہے۔ جسے سن کر سارے جانور بلا تاخیر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

کردستان کے پتھریلے علاقے دشت حرید میں کرد بچے اپنے بڑوں کے ساتھ کھیتی باڑی کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اس علاقہ میں جو' رائی' گندم کی فصل وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ فصل بڑی گھنی اور پودے بڑے بلند ہوتے ہیں۔ اس پتھریلے علاقہ میں اتنی اچھی فصل حاصل کرنے میں کرد بچوں کا بھی خاصا عمل دخل ہوتا ہے۔

کردوں کی مہمان نوازی ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے کسی بھی کرد گاؤں میں داخل ہونے والے اجنبی کی بڑی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ کردستان میں ہزاروں غار ہیں لیکن کرد غاروں کے بارے میں کبھی کسی کو کچھ نہیں بتاتے۔ کیونکہ جنگوں کے زمانے میں وہ انہی غاروں میں پناہ لیتے ہیں۔ کرد بچے اپنے علاقے کے غاروں سے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور غاروں کے اسرار و رموز بچپن ہی سے سیکھ جاتے ہیں کیونکہ جنگ کے ایام میں ہمیشہ بچے اپنے بڑوں کے ساتھ رہتے ہیں اور دشمن کو نیست و نابود کرنے میں بڑی جرأت مندی سے حصہ لیتے ہیں۔ کرد بڑے کھرے' دیانت دار' دشمنوں کے شدید دشمن اور دوستوں کے جاں نثار دوست' اعلیٰ درجہ کے نشانہ باز اور خطرات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کی گرمجوشی' سادگی اور خلوص اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔ ان میں آج بھی قبائلی نظام رائج ہے۔ شوہر کی موت کے بعد عورت بھی قبیلے کی سردار بن سکتی ہے۔

کردوں کا مطالبہ ہے کہ ان کے وطن کو سوئٹزرلینڈ کی طرح ایک آزاد غیر جانبدار علاقہ بنا دیا جائے۔ تین مختلف حصوں میں بٹ جانے سے ان کی سیاسی و قومی وحدت ختم ہو گئی ہے۔ یعنی وہ ترکی' عراق اور ایران میں تقسیم ہیں۔

کرد عورتیں اپنے مردوں کی طرح بڑی بہادر اور شجاع ہوتی ہیں اور اپنی عصمت کا اس قدر خیال رکھتی ہیں کہ وہ موت کے گھاٹ تو اتر سکتی ہیں لیکن کسی کو اپنی بے حرمتی کی اجازت نہیں دے سکتیں۔ ان کی بہادری اور وفاداری ضرب المثل بن چکی ہے۔

(ہفت روزہ عورت۔ میرپور خاص یکم مئی ۹۴ء)

تعارف

میرے بچپن کے دن

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صالح محمد سیال صاحب نے اپنے نانا حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ جس کا عنوان ہے "میرے بچپن کے دن" اس کتاب میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید رفیق حضرت مولانا شیر علی صاحب کی زندگی کے بارے میں ایک گھر کے فرد کی زبانی بڑی دلچسپ اور ایمان افروز باتیں بیان کی گئی ہیں۔

اس کتاب کے ابتدائیہ میں سلیمہ میر لکھتی ہیں:-

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے صد سالہ تشکر ۱۸۸۹ء - ۱۹۸۹ء کے مبارک موقع پر اظہار تشکر کے لئے کتابیں شائع کرنے کے منصوبے کے تحت شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کو مسلسل کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ زیر نظر کتاب ایک نواسی کا اپنے نانا جان سے اظہار عقیدت ہے۔ انداز بیان اتنا دلچسپ ہے کہ قادیان میں گذرا ہوا زمانہ تصویر کی طرح آنکھوں کے آگے آ جاتا ہے۔

ماہنامہ البصیرت

احمدیہ جماعت بریڈ فورڈ کا ماہنامہ البصیرت بھی موصول ہوا ہے۔ جس کے اداریہ میں نئے احمدی اور ان کی تربیت کی ذمہ داری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ایک جلسے کا ذکر ہے اور اس کے بعد محترم آفتاب احمد خان صاحب جو یو۔کے کے نیشنل امیر ہیں کے دورہ بریڈ فورڈ کی تفصیل دی گئی ہے۔ مکرم عبید اللہ صاحب علیم کے ساتھ شعری نشست کا ذکر ہے اور ان کے چند اشعار بھی شائع کئے گئے ہیں۔ قادیان سے شائع ہونے والے اخبار بدر سے ایک نظم لے کر شائع کی گئی ہے جو حضرت امام جماعت الرابع کی ہے۔۔

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

اس بلیٹین کے انگریزی حصے میں سب سے پہلے یو۔کے کے امیر صاحب کے دورے کا ذکر ہے اور اس کے بعد شمالی علاقے کے خدام کی ایک میٹنگ کا ایک مشاعرے کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بعد کچھ مقامی خبریں دی گئی ہیں۔ کچھ خبریں یارک شائر سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے بعد ناصرات کے تربیتی ہفتے کا ذکر ہے اور اسی طرح اطفال کے تربیتی ہفتے کا بھی۔ اور تربیتی ہفتوں کے دوران انعام لینے والے اطفال و ناصرات کا بھی۔ آخیر پر امام صاحب احمدیہ جماعت یو۔کے کا ایک سرکلر شائع کیا گیا ہے۔ یہ سرکلر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن اور مشنری انچارج یو۔کے کا ہے۔

ذیابیطس کا بائیو کیمک نسخہ

○ الفضل ۱۴- مئی ص ۳ پر ذیابیطس کا جو بائیو کیمک نسخہ حضرت صاحب کی ہومیو پیتھک کلاس کا بیان کردہ شائع ہوا ہے اس میں نیٹرم سلف X6 کی جگہ نیٹرم فاس X6 پڑھا جائے۔

وزیر بیگم - خودنوشت حالات

میرے والد صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ان کا نام میر محمد ابراہیم تھا اور میری والدہ صاحبہ کا نام رحمت بی بی تھا۔ میری پیدائش ۱۹۰۵ء دسمبر میں ہوئی تھی۔ میری شادی محترم مولوی جان محمد کے چھوٹے صاحبزادے خواجہ عبدالرحیم صاحب سے ہوئی تھی۔ جب میری شادی ہو گئی تو اس وقت میرے میاں کا کوئی روزگار نہیں تھا۔ ہم ریاست بھوپال میں تھے۔ میرے جیٹھ بابو رحمت اللہ صاحب جماعت بھوپال سیکرٹری مال تھے انہوں نے ہمیں تحریک کی کہ حضرت امام جماعت ثانی نے کہا ہے کہ بیت الفضل لندن عورتوں کے چندہ سے بنے گی اور عورتوں کو چندہ کی تحریک فرمائی ہے۔ اس زمانے میں ایک زیور ہوتا تھا جسے پھول کہتے تھے مینڈھی میں گوندا جاتا میں نے وہ اتار کر دے دیا۔ اس کے بعد میری نند سلیمہ بیگم نے زیور دیئے۔ اس کے بعد میری جٹھانی نور بیگم صاحبہ نے اپنے سونے کی بالیاں دیں۔

اب میرے پاس کچھ روپے پڑے تھے میرا دل یہی چاہتا تھا کہ یہ بھی دے دوں دوسرے دن وہ روپے بھی میں نے دے دیئے جہاں تک یاد ہے بائیس روپے تھے۔ چندہ دینے کا بہت شوق تھا۔ ہر تحریک میں حصہ لیتی ہوں۔ پارٹیشن کے بعد ہم لوگ کراچی آ گئے۔ ہم نے لیاقت آباد میں رہائش اختیار کی۔ اس زمانہ میں کراچی کی جنرل صدر محترمہ بیگم چوہدری بشیر احمد تھیں۔ انہوں نے لیاقت آباد میں لجنہ قائم کی اور اس عاجزہ کو صدر بنایا۔ جب لجنہ کی پچاس سالہ جوبلی ہوئی اس موقع پر کراچی سے نمائندہ مقرر ہو کر شامل ہوئی۔

جب میرے میاں فوت گئے اور میں عدت میں تھی حضرت چھوٹی آپا جان اور حضرت مہر آپا صاحبہ کراچی تشریف لائیں ہوئی تھیں میں نے ایک جلسہ اپنے گھر میں کروایا اور چھوٹی آپا اور مہر آپا خود میری وجہ سے تشریف لائیں۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا اور آپا جان نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

حلقہ لیاقت آباد کی بطور صدر لجنہ میں نے بیس سال کام کیا۔ اب میرے لڑکے حفیظ احمد بٹ نے اپنی رہائش لیاقت آباد سے تبدیل کر لی ہے۔ اب ان حلقوں کی نگران امتہ الحفیظ سلطان طاہر نے مجھے یہاں کے حلقہ کی صدر مقرر کر دیا ہے۔ دعا کریں خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے صحیح رنگ میں کام کر سکوں اور مجھے صحت عطا کرے۔

منورہ طاہرہ

مکرمہ فوزیہ طاہرہ

میری بہت ہی پیاری باجی فوزیہ طاہرہ بنت منیر احمد طاہر راولپنڈی یکم جولائی ۱۹۹۳ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ان کی عمر ساڑھے چوبیس سال تھی اسی روز بعد نماز مغرب بیت الحمد راولپنڈی میں محترم منصور احمد صاحب عمر نے جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

باجی نے فیڈرل بورڈ سے مڈل کا امتحان دیا اور پورے بورڈ میں بارہویں پوزیشن پر رہیں۔ اور وظیفہ کی حقدار قرار پائیں۔ جس پر پیارے آقا نے انہیں "کشتی نوح" بطور انعام عطا کی میٹرک کرنے کے بعد وقار النساء کالج راولپنڈی سے انٹر پاس کیا۔ اور گورنمنٹ گرلز کالج سیٹلائٹ ٹاؤن سے بی ایس سی کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا۔

اگست ۱۹۸۸ء میں ایک پرائیویٹ سکول میں پڑھانا شروع کیا۔ اپریل ۱۹۸۹ء میں فوجی فاؤنڈیشن سکول مٹور میں بطور ٹیچر کام شروع کیا۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے بی ایڈ کیا مگر انہیں ڈگری لینے کی مہلت نہ مل سکی۔

اپنے سکول کا کام بہت اچھی طرح سے کرتیں کلاس میں ہمیشہ اچھے نمبر لئے میٹرک میں بورڈ کے امتحان کے لئے بہت محنت کی تمام سکول کی ٹیچرز آپ سے بہت محبت کرتیں سب باجی کی قابلیت جان گئی تھیں سب طالبات باجی کا بہت ادب کرتیں۔

باجی خود پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم چھوٹے بہن بھائیوں کی بھی تعلیمی میدان میں بہت مدد کرتیں تھیں سکول کا کام کروانا۔ امتحانات کی تیاری وغیرہ یہ سلسلہ صرف ان کے طالب علمی کے دور تک محدود نہ تھا بلکہ سکول میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ ہمارا بہت خیال رکھا۔

جب میں نے ایف اے میں داخلہ لیا تو مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ کسی سے مدد لی جائے۔ چنانچہ باجی نے میرے ساتھ اتنا تعاون کیا کہ دل سے بے اختیار باجی کے لئے دعائیں نکلنے لگیں۔ خود نوٹس بنا کر دیئے ایک ایک مضمون بہت اچھی طرح پڑھایا رزلٹ آنے پر بہت خوشی محسوس کی یہ بات صرف میرے ساتھ ہی نہ تھی بلکہ سب بہن بھائیوں کی بہت مدد کی۔

۸دسمبر ۱۹۹۲ء یہی وہ دن تھا جب باجی کی بیماری کا آغاز ہوا۔ دو آپریشن بھی کروائے۔ مگر حالت بہتر نہ ہو سکی اور آخر کار باجی یکم جولائی ۱۹۹۳ء کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔

والدین اور بہن بھائیوں سے بہت محبت تھی والدین کی بہت خدمت کرتیں۔ بہن بھائیوں کا بہت خیال کرتیں۔

والدین کے آرام کا بہت خیال رکھتیں۔ اگر کبھی بیمار ہو جاتے تو بہت پریشان ہو جاتیں والد صاحب کی صحت کے لئے خود بھی دعائیں کرتیں۔ اور سہیلیوں سے بھی دعاؤں کی درخواست کرتیں۔

بہن بھائیوں سے بھی بہت انس تھا کبھی کسی کی بات کا برا نہ مانتی تھی سب کی خواہشات کا ہمیشہ خیال رکھا۔ جہاں جاتیں محفل سج جاتی۔ بہت خوش مزاج، ہنس مکھ تھیں ہر ایک سے ہنستے چہرے سے ملتیں۔ جب کبھی کوئی مہمان گھر آتا۔ اس کی مہمان نوازی کرنے کو کہتیں۔

چھوٹے بھائی ناصر احمد سے بہت زیادہ پیار تھا بیماری کے دوران ناصر سے بار بار کہتیں "تمہاری دعا سے میری طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے تم میرے لئے دعا کرو" ناصر کے دعا کرنے سے بہت سکون محسوس کرتیں۔

مطالعہ کی بہت شوقین تھیں ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ ان کے ہاتھ ہوتا الفضل کا مطالعہ بہت شوق سے کرتیں الفضل کی بندش کے بعد دوبارہ شائع ہونے کی بے حد خوشی محسوس کی۔ بہت بے چینی سے الفضل کا انتظار کرتیں۔ اسی طرح مصباح اور انصار اللہ بھی بہت شوق سے پڑھتی تھیں۔

باجی کو دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا پیارے آقا کی اپنے وطن واپسی اور پاکستان میں جلسہ میں شمولیت کی خواہش اکثر دل میں کروٹیں لیتی۔ پیارے آقا کو خط بھی بڑی باقاعدگی سے لکھتیں۔

باجی ہر کام اپنے ہاتھ سے کرتیں باوجود اس کے کہ سارا ہفتہ ہوسٹل میں رہتیں۔ جمعرات کی شام کو ہوسٹل سے آتیں اور ہفتہ کی شام کو چلی جاتیں اتنے مختصر وقت میں اپنے کاموں کے علاوہ دوسروں کے کاموں میں بھی بہت مدد کرتیں والدہ صاحبہ کی بھی بہت مدد کرتیں۔ والد صاحب کا جب کسی خاص ڈش کا دل چاہتا تو باجی کے انتظار میں ہفتہ انتظار کرتے اور جب باجی گھر آتیں تو وہ ڈش بنواتے کھانا اکثر اپنے ہاتھ سے بنانیں نئی نئی تراکیب سے کھانا پکانا پسندیدہ مشغلوں میں سے تھا باجی ہفتہ بعد گھر آتیں تو لمبے سفر کی وجہ سے تھک جاتیں۔ ہم سب بہن بھائی تمام ہفتے کی باتیں اس روز باجی کے ساتھ کرتے۔ کبھی بھی برا نہ مناتیں۔ ہر وقت ہنستی مسکراتی رہتیں تھیں۔

باجی بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھیں صبر و تحمل برداشت، ہمدردی جیسی صفات نمایاں ہو کر سامنے آئیں غیبت سے نفرت کرتیں نماز باقاعدگی سے ادا کرتیں آخری دن تک جب کہ بیٹھ نہ سکتی تھیں لیٹ کر نماز پڑھتیں جب تک ٹھیک تھیں تہجد بھی ادا کرتیں۔ روزے بھی باقاعدگی سے رکھتیں۔

جماعت سے بھی بہت محبت تھی جماعت کے اجلاسوں پر باقاعدگی سے جاتیں جب سے ہوسٹل میں شفٹ ہوئیں اجلاسات پر نہ جا سکیں۔ مگر دل میں جماعت سے بہت عقیدت تھی صد سالہ جشن تشکر پر اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنے بلکہ ہم بہنوں کے کپڑے بھی سیئے۔ اس روز آپ بہت خوش تھیں۔

چندہ بہت باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتیں کبھی بھی چندہ دینے میں دیر نہ کی بلکہ تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندہ دیا کرتیں آخری بیماری کے دوران جب سیٹلائٹ ٹاؤن میں عید گاہ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی باجی سکول تنخواہ لینے بھی نہ جا سکیں۔ تو دل میں چندہ دینے کی خواہش کروٹیں لیتی رہی اور آخری سانس تک اس خواہش کا اظہار کرتی رہیں کہ اگر میں تنخواہ لے آتی تو ساری تنخواہ عید گاہ کی تعمیر کے لئے دے دیتی مگر زندگی نے اتنی مہلت ہی نہ دی کہ اپنے ہاتھ سے عید گاہ کے لئے چندہ دیتیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بیگم صاحبہ کی وفات کا بہت دکھ محسوس کیا۔ بیماری کے دوران چونکہ علم تھا کہ انہیں بھی وہی بیماری تھی بار بار بیگم صاحبہ کو یاد کرتیں اور پریشان ہو جاتیں لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ سات ماہ اتنی تکلیف دہ اور اذیت ناک بیماری میں مبتلا رہیں لیکن ایک دفعہ بھی ناشکری کا کلمہ منہ سے نہ نکالا۔ بلکہ بہت ہی صبر کا مظاہرہ کیا۔

آپ اشارہ ہی کے ذریعہ ہمیں سب کچھ بتلا گئیں۔ اپنی وفات کے بارے میں بہت خوابیں دیکھیں اس لئے اپنی وفات کا یقین تھا باجی کی وفات سے سکول کے تمام طلبہ و طالبات بہت غمگین، اداس اور بے چین ہو گئے ہیں اور ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے باجی کی وفات کو دس ماہ ہو چکے ہیں لیکن سکول کے طلبہ و طالبات اب بھی بے چین اور پریشان ہیں۔

باجی میں موجود خوبیوں کو محسوس کرنا آسان اور تحریر میں لانا بہت مشکل ہے باتوں باتوں میں ہمیں سب کچھ بتلا دیا۔ اور اپنے عمل سے سب دیکھنے والوں کو بہت کچھ سمجھا دیا اپنی قابلیت، ذہانت علم اور تحریر سے بہت کچھ بتا دیا بہت سی اچھی باتیں ان میں موجود تھیں۔ لیکن ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں سے

چھوٹا اور کم تر سمجھا۔

آپ مکرم نصراللہ خان صاحب کی نواسی ملک مظفر احمد صاحب کی پوتی اور ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی تھیں۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ پیاری باجی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور روح کو تسکین بخشے نیز والدین بہن بھائیوں اور تمام عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو باجی کی خوبیوں کو زندہ رکھنے والے وجود بنائے۔

بقیہ صفحہ ۳

اس شخص نے حضرت یوسف کے پاس جا کر ان سے بادشاہ کا خواب بیان کیا۔ اور کہا کہ۔

اے سچے آدمی مجھے بادشاہ کے خواب کی حقیقت بتایئے۔ تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی آپ کی صداقت اور حقیقی قدر و منزلت کا علم ہو جائے۔ گویا اس طرح عذر کیا۔ کہ اس سے پہلے بات کرنی مناسب نہ تھی۔ کیونکہ کامیابی کی زیادہ امید نہیں تھی۔ اب موقعہ ملا ہے تو میں فوراً آپ کے پاس آگیا ہوں۔

پیارے بچو! حضرت یوسفؑ کا کمال صبر و استقلال دیکھیں۔ آپ نے ساقی کی بات سن کر اسے کئی سال تک بھولے رہنے پر برا بھلا کہا اور نہ ہی اپنے اس علم کو جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا۔ دوسروں تک پہنچانے میں بخل سے کام لیا۔ نہ یہ سوچا کہ ان لوگوں نے بلاوجہ اتنے سالوں سے قید میں ڈالا ہوا ہے۔ اب خواب کا صحیح حل نہ پا کر تباہ ہو جائیں، تو اچھا ہے۔ یہی ان کی سزا ہونی چاہئے، آپ نے ایسی کوئی بات نہیں سوچی۔ اور ایک نبی کے شایان شان طریق اختیار کیا۔ اور اسی وقت خواب کی تعبیر بتا دی اور نہ صرف تعبیر بتائی بلکہ تعبیر کے ساتھ ساتھ صحیح تدبیر بھی بتائی کہ کس طرح وہ اس مشکل کو حل کر سکتے ہیں۔

آپ نے تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا کہ:۔

تم سات سال مسلسل جدوجہد سے فصل کی کاشت کا کام کرو گے پس اس عرصہ میں جو کچھ بھی کاٹو۔ اس میں سے جس قدر مقدار تمہارے کھانے کے لئے ضروری ہو اسے الگ کر لو۔ اور باقی غلہ کو ان کی بالیوں میں ہی رہنے دینا (یعنی گندم کے خوشوں میں سے گندم نہ نکالنا ویسے ہی رہنے دینا) پھر اس کے بعد سات سخت تنگی کے سال آئیں گے جن میں پہلے سے جمع کی ہوئی خوراک ختم ہو جائے گی۔ سوائے اس غلہ کے جو تم بیج کے طور پر یا قحط کے لمبا ہونے کے خوف سے پیٹ کاٹ کر بچا کر رکھو گے۔ اور پھر اس کے بعد ایسا سال آئے گا۔ جس میں لوگوں کی تنگی دور ہو جائے گی اور لوگ اس سال میں دوسروں کو تحفے دیں گے مراد یہ ہے کہ تمہیں ایسا کرنا ہو گا۔ تاکہ قحط کے ایام کے لئے غلہ موجود رہے۔ اگر ان خوشحالی کے دنوں میں تم نے محنت سے کام نہ لیا اور پھر احتیاط سے غلہ خرچ نہ کیا تو قحط کی تکلیف ناقابل برداشت ہو جائے گی۔ حضرت یوسفؑ نے غلہ کو جمع کر کے محفوظ رکھنے کا طریقہ بھی ساتھ ہی بتا دیا کہ اگر گندم کو اس کی بالیوں میں ہی رہنے دیا جائے تو وہ کیڑا لگنے سے زیادہ محفوظ رہتی ہے۔ تم بھی اسی طرح کرنا۔

بین المملکتی حالات۔ واقعات۔ شخصیات

امریکہ / جنوبی ایشیا

امریکہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس کی طرف سے عنقریب ایک ایسا کثیر المقاصد منصوبہ پیش کیا جائے گا جس میں جنوبی ایشیا میں ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی، علاقائی سیکیورٹی اور اسلحہ پر کنٹرول جیسے مسائل کا احاطہ کیا جائے گا۔ یہ بات محکمہ خارجہ کی ایک رپورٹ میں بتائی گئی ہے جو کانگرس کو بھجوائی گئی۔

اس رپورٹ میں لندن میں ہونے والے خفیہ مذاکرات کی ناکامی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں بھارت نے امریکہ کے تجویز کردہ کسی فورم میں شامل ہونے سے صاف انکار کر دیا جس میں جنوبی ایشیا میں ایٹمی مسائل اور سیکیورٹی کے مسائل زیر بحث آنے تھے۔

یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ بھارت کے انکار کے بعد اب کسی کثیر الجہتی فورم پر بات کرنے کی امریکی تجویز کس مرحلے میں ہے۔ کیونکہ امریکہ نے بظاہر یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ نئی دلی اور اسلام آباد دونوں نے اصولی طور پر ایسے مذاکرات کی حامی بھر لی ہے۔

امریکی محکمہ خارجہ کی نومبر ۹۳ء تا اپریل ۹۴ء کی رپورٹ ذرائع ابلاغ کو جاری نہیں کی گئی۔ اور خاموشی سے اپریل کے دوسرے ہفتے میں کانگرس کو بھیج دی گئی۔ جس کی ایک کاپی حاصل کر کے یہ خبر شائع کی گئی ہے۔

رپورٹ میں اہم اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ان کی نوعیت واضح نہیں کی گئی اور نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ یہ اختلاف امریکہ کے کس ملک سے ہیں۔ اس سے قبل پاکستان ہمیشہ اس تجویز کی تائید کرتا رہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں علاقائی سلامتی اور ایٹمی معاملات پر بحث کے لئے کئی قوموں کے باہمی مشترکہ مذاکرات کا انعقاد کیا جائے۔ پاکستان کے خیال میں امریکہ کی یہ تجویز جس میں پانچ ملکوں کے علاوہ چار اور ملکوں کے ہمراہ مذاکرات کا ذکر کیا گیا ہے، پاکستان کی اسی تجویز کی ایک وسیع شکل ہے جس میں جنوبی ایشیا کے مسائل پر غور کرنے کے لئے پانچ ملکوں کی کانفرنس بلانے کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں امریکہ روس چین بھارت اور پاکستان شامل ہیں۔ تاہم پاکستان نے اس پر زور دیا ہے کہ ان مذاکرات کا کوئی نتیجہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مسئلہ کشمیر کو بھی مذاکرات میں زیر بحث لایا جائے۔

تازہ تجویز کے مطابق امریکہ چاہتا ہے کثیر الملکی بات چیت میں سلامتی کونسل کے پانچ مستقل اراکین کے علاوہ جاپان جرمنی اور پاکستان و بھارت مل کر جنوبی ایشیا کے مسائل پر بحث کر کے کسی نتیجہ پر پہنچیں۔

جنوبی افریقہ / کابینہ

جنوبی افریقہ کی نو تشکیل کابینہ نے، جسے "قوس قزح" کابینہ کا نام دیا گیا ہے۔ کام شروع کر دیا ہے۔ اس کا پہلا کام جنوبی افریقہ کی دولت میں سے صوبوں سے محروم شدہ سیاہ فاموں کو حصہ دے کر ان کا معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ مسٹر نیلسن منڈیلا جنہوں نے پہلے سیاہ فام صدر کے طور پر حلف اٹھا کر کام شروع کیا ہے اپنی قوم کو قوس قزح سے تشبیہ دیتے ہوئے امن کی شاہراہ پر قدم آگے بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ ان کی کابینہ کے سات ڈپٹی وزیروں میں ان کی اہلیہ ونی منڈیلا بھی شامل ہیں۔ ان ڈپٹی وزراء کے سپرد آرٹس، کلچر، سائنس اور ٹکنالوجی کے محکمے ہیں۔ صوبائی کابینائیں ابھی زیر تشکیل ہیں۔

مسٹر ٹوکایو سیکسویل جو پی ڈبلیو وی نامی صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں انہوں نے اپنی کابینہ میں اے این سی کے سات اور سابق حکمران پارٹی نیشنل پارٹی کے چار وزراء شامل کئے ہیں یہ علاقہ جوہانسبرگ کے تجارتی علاقوں پر مشتمل ہے۔ قومی حکومت میں اے این سی کے ۱۸ وزراء ہیں جس نے عام انتخابات میں ۶۲ فیصد ووٹ حاصل کئے ہیں۔ ۶ کا تعلق سابق صدر ڈی کلارک کی نیشنل پارٹی سے ہے اور تین وزراء کا تعلق مسٹر بوتھے لیزی کی انکاتھا فریڈم پارٹی سے ہے۔ یہ پارٹی زولو قبائل کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ اے این سی کے چیئرمین مسٹر تھابو میکی اور مسٹر ڈی کلارک نائب صدر ہیں۔

نئی کابینہ کے سامنے بڑا منصوبہ اے این سی کا ترقیاتی پروگرام ہے۔ اے این سی کے اس منصوبے پر ۱۱۔ ارب ڈالر خرچ آئیں گے۔ اور یہ پانچ سال میں مکمل ہو گا۔ یہ سارے کا سارا ملکی وسائل سے مکمل ہو گا۔

ہاؤسنگ اور سماجی بہبود کے وزیر مسٹر جو سلاوو جو کہ جنوبی افریقہ کی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ ہیں انہوں نے کہا ہے کہ بجٹ کو متوازن ہونا چاہئے تھا لیکن اس میں ان کی وزارت کے لئے بہت کم رقم رکھی گئی ہے۔ ہاؤسنگ کا شعبہ اے این سی کے ترقیاتی پروگرام میں بہت اہم ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے سیاہ فاموں کی حالت بہتر بنانی مقصود ہے جو عرصہ دراز سے نسل پرست نظام کی چکی میں پس رہے تھے۔ اے این سی آئندہ پانچ سال میں دس لاکھ نئے رہائشی یونٹ بنانا چاہتی ہے۔

جوان سیاہ فاموں کی ایک تہائی تعداد بے روزگار ہے ۷۰ لاکھ کے پاس مناسب مکان نہیں۔ اور ملک کی چار کروڑ آبادی میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ایسے ہیں جو غربت یا اس کے نزدیک کی زندگی گذار رہے ہیں۔

ڈائریکٹر اور چیف اکانومسٹ مسٹر آذر جیمائن نے کہا ہے کہ مسٹر منڈیلا نے وزارت خزانہ کا شعبہ اپنے پاس رکھ کر ماضی کا تسلسل برقرار رکھنے کی یقین دہانی کرانے کے علاوہ مالی ڈسپلن برقرار رکھنے کا بھی عندیہ دیا ہے اس سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو بھی سرمایہ کاری کی ترغیب ملتی رہے گی۔ نئی حکومت اپنا پہلا بجٹ ۲۳ جون کے قریب پیش کرے گی۔

ادویات حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا) زہرباد دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور داد وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ/ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: جرمن ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کھرڑی: راجہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال
- لیاقت پور: رحمن میڈیکل سٹور کچی منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 04524-211283 فیکس: 04524-212299

خبریں

ربوہ : 23۔ مئی۔1994ء
گرمی کی شدت بدستور ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں عیدالاضحیٰ نہایت عقیدت و احترام اور جوش سے منائی گئی۔ نماز عید ادا کرنے کے بعد سنت ابراھیمی کی پیروی کرتے ہوئے جانوروں کی قربانیاں دی گئیں۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل نے کہا ہے کہ صدر اور گورنر عدالت کو جوابدہ ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے ۷۳ء کے آئین کو مکمل طور پر اسلامی تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے ۱۵۔ ترامیم تجویز کی ہیں۔

○ صدر مملکت اور وزیراعظم پاکستان نے اپنے پیغامات عید میں کہا ہے کہ دشمن نہیں چاہتے کہ ہم ترقی کریں لیکن ہمیں ملکی استحکام کے لئے متحد ہونے کا عہد کرنا چاہئے۔

○ قومی مالیاتی اداروں اور بینکوں کے ۱۲۷۔ اعلیٰ افسروں کے خلاف تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان افسروں نے کروڑوں روپے کے ایسے قرضے جاری کئے جنہیں کوئی واپس کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں بینکوں کا خصوصی آڈٹ کرانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ اپوزیشن قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس کا بھی بائی کاٹ کرے گی۔

○ ۹۳ ہزار پاکستانیوں سمیت دنیا بھر سے آئے ہوئے تقریباً ۲۵ لاکھ فرزندان توحید نے حج اکبر کی سعادت حاصل کی۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ ہم ایٹمی پروگرام پر یک طرفہ پابندی قبول نہیں کریں گے۔ پاکستان پوری دنیا میں ایٹمی پھیلاؤ پر پابندی کی حمایت کرتا ہے۔ بھارت پر پابندی نہ لگنا ہمیں قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ ماضی قریب میں پاک امریکہ تعلقات کو ٹھیس پہنچی ہے۔

○ صدر امریکہ بل کلنٹن نے کہا ہے کہ کشمیری حریت پسندوں کے لئے پاکستانی امداد کے بارے میں کوئی شواہد نہیں ملے۔ انہوں نے امید ظاہر کی پاکستان اور بھارت تعمیری مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

○ وائٹ ہاؤس کے سامنے ہزاروں سکھوں اور کشمیریوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور تقریریں کیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر سے فوج واپس بلالے۔ اور سیاسی قیدیوں کو رہا کرے۔

○ سپیکر سرحد اسمبلی ہدایت اللہ چمکنی کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد ۴۲ ووٹوں سے منظور ہو گئی جبکہ صوبائی سرحد اسمبلی کے نئے ڈپٹی سپیکر کا انتخاب پیپلز پارٹی اور اتحادی جماعتوں نے ۴۴ ووٹ حاصل کرکے جیت لیا۔ جماعت اسلامی کے ارکان غیر جانبدار رہے۔ نومنتخب ڈپٹی سپیکر کو اپوزیشن کے ایک رکن کا بھی ووٹ ملا۔ سپیکر کا انتخاب ۲۶ مئی کو ہو گا۔

○ بھارتی وزیراعظم نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کا مسئلہ عالمی سطح پر حل ہونا چاہئے۔ ہر ملک کو اپنی سلامتی یقینی بنانے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی موقف یہ ہے کہ جب تک کسی بھی ملک کے ایٹم بم اور میزائل بھارت تک پہنچ سکتے ہیں وہ علاقائی سمجھوتے کی حمایت نہیں کر سکتا۔ امریکی کانگریس کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ کے اپنے عمل اور دوسروں کو تلقین کرنے میں تضاد ہے۔

○ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی تنصیبات کے غیر طبعی اور عدم مداخلت کے اصول کے تحت معائنہ کے لئے تیار نہیں ہے۔ ترجمان نے کہا کہ قومی پریس نے وزیر خارجہ کے ریمارکس کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے ایٹمی مسئلہ پر پاکستان کی اصولی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری امریکہ کے نجی دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا کہ سابق آرمی چیف جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ نے نیوکلیر میزائلوں کی تیاری کے بارے میں جو بیان دیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت ان کے خلاف مقدمہ چلانے پر غور کر رہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا کہ تاریکی اور تخریب کے ایجنٹ ہمیں تقسیم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ انہوں نے عازمین حج کے نام ایک پیغام میں کہا کہ خطبہ حجتہ الوداع پر عمل کرکے امن اور خوشحالی کا دور لایا جاسکتا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی سینیٹر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ موجودہ حکمران امریکہ کی خوشنودی میں نواز شریف سے بھی آگے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے ایٹمی پروگرام ترک کر دیا تو ہمارا حشر بھی بوسنیا کے مسلمانوں جیسا ہو گا۔

○ اے این پی کی صوبائی سربراہ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ ہمیں ناپسندیدہ راستہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب ہم انتہائی حد تک جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سپیکر کے متعلق جمعرات کے واقعہ کے خلاف عدالتوں میں جائیں گے۔ اور سرحد اسمبلی کے تمام اجلاسوں کا بائی کاٹ کریں گے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ کے ارکان اسمبلی صوبہ سرحد نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسمبلی سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اے این پی کے سابق صوبائی صدر بشیر احمد بلور نے کہا ہے کہ جمہوریت قانون اور آئین تسلیم کیا جا رہا ہے نہ انسانیت کی راہ اپنائی جا رہی ہے۔ تو ہم کیسے اسمبلی کی رکنیت برقرار رکھ سکتے ہیں۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے راکٹ سے حملہ کرکے مقبوضہ کشمیر کا ایک ٹی وی بوسٹر تباہ کر دیا۔ مجاہدین نے بھارتی میجر سمیت ۲۹ فوجی ٹھکانے لگا دئے۔ جبکہ ۳ مجاہدین سمیت ۸۔ شہید اور ۱۲۔ افراد زخمی ہو گئے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کے سربراہ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ بہت جلد سیاست غضبناک گرمی کی لپیٹ میں آجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں ہر بات کامن سنس کی بنیاد پر کہتا ہوں۔ کسی کے مقدر میں قربانی ہے تو اسے قربانی سے کون روک سکتا ہے۔

○ سینیٹر شجاعت حسین نے کہا کہ مہران بینک سکینڈل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات سے سیاست پاک صاف ہو جائے گی۔

○ قومی اسمبلی کے رکن شیخ رشید احمد نے کہا کہ اگر ایٹمی معائنہ کی اجازت دی گئی تو میں مینار پاکستان پر خودسوزی کرلوں گا۔

○ ایران کے ایک ممتاز عالم آیت اللہ محمد علی عراقی نے فتویٰ دیا ہے کہ سیٹلائٹ ڈش حرام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے اسلامی تشخص مجروح ہوتا ہے اور اسلامی معاشرے میں غیر ملکی ثقافتی برائیوں کو پنپنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تاہم ایران میں سیٹلائٹ ڈش پر پابندی کے باوجود بعض شہریوں نے انہیں اتارنے سے انکار کر دیا ہے۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷۔۷۷۲۴۶۰۹